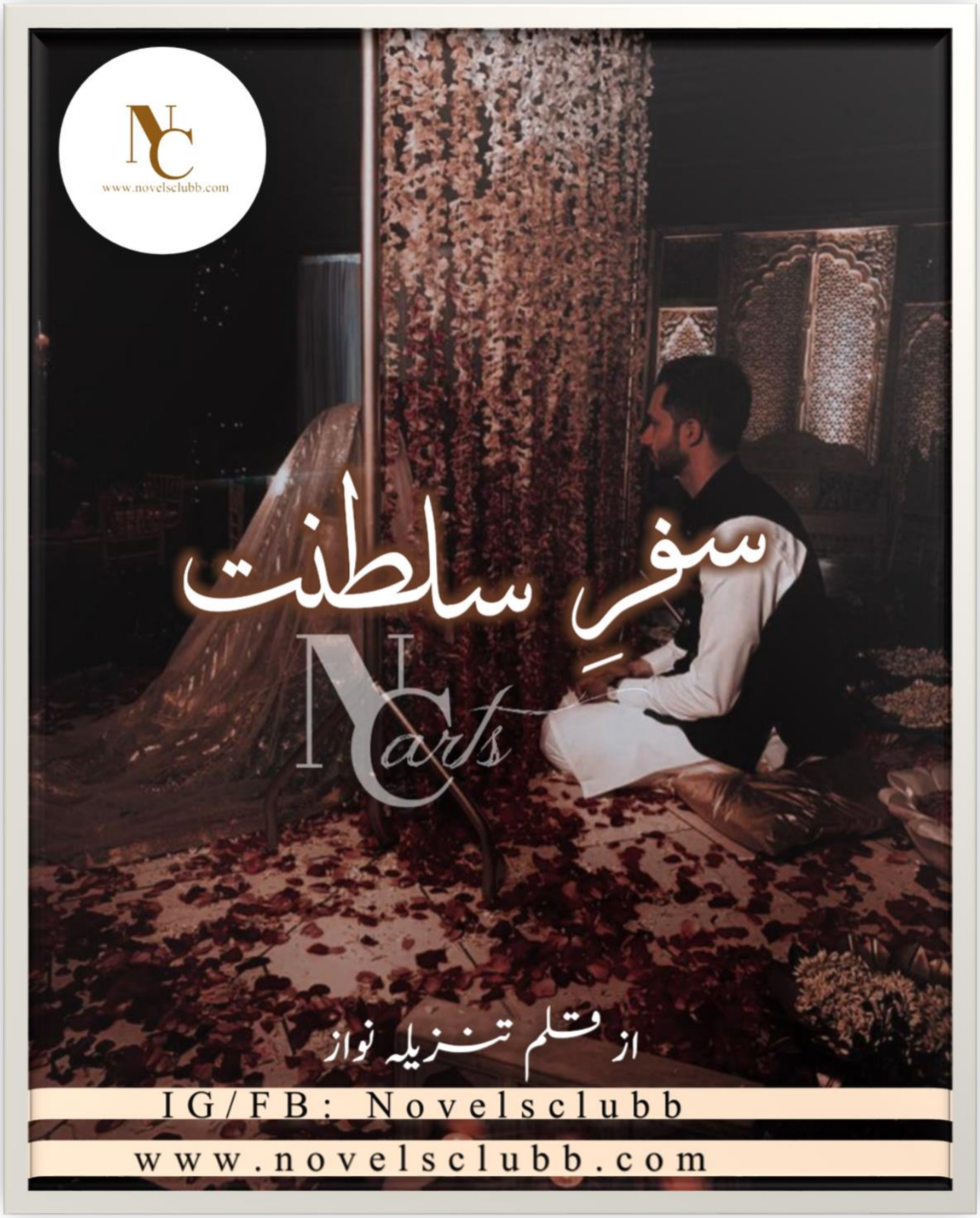
www.novelsclubb.com
سفرِ سلطنت
از قلم تنزیلہ نواز
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سفرِ سلطنت

از قلم

تنزیلہ نواز

www.novelsclubb.com

یہ مناظر ہیں ایک حویلی کے۔۔ جہاں سب نوکر تیز تیز کام کر رہے تھے۔۔

ارے جلدی کرو وہ آنے ہی والے ہونگے۔۔ آغا خان کی آواز ساری حویلی میں گونجی تھی

یہ خان حویلی تھی جو کہ پشاور کے ایک گاؤں میں واقع تھی

آغاخان اس حویلی کے بڑے تھے۔۔ اسی لیے سب انھیں داجی کہتے تھے۔۔ ان کی شادی رقصار بی بی سے ہوئی تھی۔۔ جنھیں سب بی جان کہتے تھے۔۔ ان کی دو ہی اولادیں تھیں ایک بیٹا اور دوسری بیٹی۔۔ ان کے بڑے بیٹے کا نام شہریار خان تھا جن کی شادی ان کی دور کی کزن آمنہ سے ہوئی تھی جن سے ان کی ایک ہی اولاد تھی جس کا نام فلزا خان تھا۔۔ اور اس کے بعد تھی شاءستہ بیگم جن کی شادی ان کے چاچا کے بیٹے فراز صاحب سے ہوئی سے ہوئی تھی۔۔ جن سے ان کی دو اولادیں تھیں حفصہ خان اور عرشیہ خان۔۔

ولی خان اور ان کی اولادیں بھی سولہ سال پہلے اسی حویلی میں رہتے تھے۔۔ لیکن پھر فراز صاحب کا بزنس لاہور میں تھا جس کی وجہ سے انھیں مجبوراَ لاہور شفٹ ہونا پڑا۔۔ااور اس کے ایک سال بعد ہی ولی خان بھی لاہور شفٹ ہو گئے تھے ۔۔ان کے جانے کے دو سال بعد ہی شہر یار خان اور ان کی زوجہ آمنہ خان کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے لیکن فلزا جو اس وقت چار سال کی تھی ۔۔اس کار ایکسیڈنٹ میں بچ گئی تھی ۔۔خدا نے اسے ایک نئی زندگی سے نوازا تھا۔۔اسے بچپن سے ہی اس کی نانی (رقصار بیگم) نے پالا تھا

اسلام و علیکم نانو۔۔کیسی ہیں۔۔وہ ابھی یونیورسٹی سے واپس آئی تھی۔۔حویلی میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سلام کرنا اس کی عادت تھی۔۔

اس نے اسکائے بلو کلر کی گھٹنوں تک آتی شارٹ فراک جس کے نیچے وائٹ کلر کی کیپری پہنی ہوئی تھی۔۔بال جوڑے میں قید تھے۔۔فلزا کے بال بہت خوبصورت اور لمبے تھے لیکن اسے بال کھلے رکھنا پسند نہیں تھا اسی لیے وہ ہر وقت جوڑا بنائے

www.novelsclubb.com

رکھتی تھی۔۔وہ بلو آنکھوں والی شہزادی۔۔سفید رنگت۔۔خوبصورتی کا مجسمہ تھی ۔۔وہ بیس سالہ لڑکی اس قدر خوبصورت تھی کی کوئی بھی اس پر دل ہار سکتا تھا۔۔

ارے وعلیکم السلام میری شہزادی آ گئی تم۔۔۔بی جان نے بہت پیار سے جواب دیا تھا

نانو آج کوئی آ رہا ہے کیا؟۔۔اتنی تیاریاں کس کے لیے ہو رہی ہیں۔۔اس نے باسکٹ سے سیب اٹھایا تھا اور اب وہ سیب کھاتے کھاتے پوچھ رہی تھی

ہاں تمھاری خالہ اور نانا ولی خان سب آ رہے ہیں۔۔

تمھاری خالہ کی بیٹی عرشیہ خان کی شادی کرنے آ رہے ہیں اس گاؤں کے سردار احان شاہ سے۔۔بی جان نے نرم لہجے میں کہا

وہ سیب کھاتے کھاتی رکی تھی۔۔۔نانو میرے صرف ایک نانا ہیں جن کا نام آغا خان ہے۔۔اور جس دن میرے ماما بابا اس دنیا سے چلے گئے تھے اسی دن میرے

سب رشتے بھی اپنے ساتھ لے گ ئے تھے۔۔میری کوئی خالہ نہیں ہیں ۔۔میرے اس دنیا میں صرف دو رشتے ہیں میرے نانا اور میری نانی۔۔فلزا نے لفظ چبا چبا کر جواب دیا تھا۔۔اس کے لہجے میں نفرت واضع ہو رہی تھی

بیٹا تم کیوں ان سے اتنی نفرت کرتی ہوں۔۔ان کی تو کوئی غلطی نہیں ہے۔۔تم پوری بات نہیں جانتی۔۔بی جان نے فلزا کو سمجھانے والے انداز میں کہا

نفرت۔۔وہ تنزیہ مسکرائی تھی۔۔بی جان میں ان لوگوں کو اپنی نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی۔۔کیوں نہ کروں میں ان سے نفرت میرے ماما بابا اس دن ان سے ہی ملنے لاہور جا رہے تھے نہ جب کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

اور وہ موت کے منہ میں چلے گئے تھے۔۔بتاءیں مجھے کہاں تھے میرے یہ رشتے کوئی نہیں تھا بی جان کوئی نہیں تھا جب میں رو رہی تھی جب میں چیخیں مار رہی تھی کوئی نہیں تھا جب میں ازیت میں تھی۔۔ان میں سے ایک بھی شخص نہیں تھا میرے پاس کہاں تھے میرے یہ رشتے کہاں تھے ولی خان جنہیں آپ میرے نانا

کہہ رہی ہیں۔۔ کہاں تھیں شاءستہ بیگم جنہیں آپ میری خالہ کہہ رہی ہیں۔۔ بی جان جب میں چال سال کی تھی تب سے میں نے یہ ازیت اکیلے جھیلی ہے۔۔اور اب مجھے اس کی عادت ہو گئ ہے۔۔اور اب یہ لوگ ہو یا نہ ہوں میری زندگی میں ان کی کوئ حیثیت نہیں ہے۔۔میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔۔ فلزا یہ کہتے ہوئے جا چکی تھی

بی جان اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔انھوں نے اسے نہیں روکا تھا۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ ایک سیکنڈ بھی یہاں رکتی تو وہ رو دیتی۔۔بی جان اس کی آواز میں نمی محسوس کر چکی تھی۔۔اس کا غصہ اس کی نفرت جایز تھی۔۔اس نے کچھ بھی غلط نہیں کہا۔ تھا۔۔ لیکن جنھیں وہ غلط سمجھ رہی تھی وہ بھی غلط نہیں تھے ۔۔اور آج یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا۔۔بی جان جب بھی خان فیملی کے لوگوں کا زکر کرتی تھی فلزا اٹھ کر چلی جاتی تھی۔۔

****

یہ مناظر ہیں اٹلی کے مشہور شہر روم کی ایک خوبصورت جگہ (Dolomite) کے جو کہ باءک ریسنگ کی وجہ سے جانی جاتی ہے ہر سال یہاں ریسنگ کرنے کے لیے الگ الگ ملکوں سے چیمپئنز کو بلایا جاتا تھااور جو جیتتا تھا۔اسے گولڈ کا میڈل اور چیمپین ٹرافی سے نوازا جاتا تھا۔اور آج بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا تھا۔آج بھی اس سے مقابلے کے لیے فرانس کے چیمپین مارش کو بلایا گیا تھا۔ہر سال کوئی نیا بندا اس سے مقابلے کے لیے بلایا جاتا تھا۔لیکن وہاں کھڑا ہر انسان جانتا تھااسے ہرانا کسی کے بس کی بات نہیں۔وہ آٹھ سال سے اس چیمپئن ٹرافی کو اپنے نام کر رہا تھا ۔اسی لیے وہاں کھڑا ہر انسان ریس شروع ہونے سے پہلے ہی بتادیتا تھا کہ کون جیتے گا۔۔

وہ ریسنگ باءک پر سوار تھا۔۔بلیک کلر کی جینس پہنے۔

جس کے اوپر بلیک کلر کی جیکٹ پہنی ہوئ تھی۔اور پاؤں میں بلک کلر کے جو گرز پہنے ہوئے تھے۔چہرے پر ہیلمت پہنا ہوا تھا۔

اسی کے برابر مارش بھی باءک پر سوار تھا۔۔

اوراب ریسنگ اسٹارٹ ہونے والی تھی۔وہاں کھڑا ہر انسان جانتا تھا کہ یہ چیمپین ٹرافی کس کی ہے۔لیکن پھر بھی سب لوگ بہت شوک سے اسے دیکھنے تھے۔سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔لڑکیاں اس پر مت مرنے کو تیار ہوتی تھی ۔وہاں۔کھڑی ہر لڑکی اسی کے لیے ہی تو آتی تھی ورنہ ریسنگ میں انٹرس کس کو تھا ۔وہاں کھڑی سب لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا وہ اسی لیے کچھ لڑکیاں اسے ڈریم بوائے کے نام سے بلاتی تھی۔

زوردار گولی ہوا میں چلی۔۔اور مارش نے اپنی باءک تیزی سے وہاں سے بھگائ جس کے مقابلے میں وہ ابھی تک اسی جگہ کھڑا اپنی باءک کو ریس دے رہا تھا۔اور پورے دس منٹ بعد وہ ہوا کی رفتار سے باءک کو اڑا لے گیا تھا۔۔

اب پورے تیس منٹ ہو چکے تھے۔سب لوگ بے صبری سے ان کا انتظار کر رہے تھے۔جب انھیں بلک کلر کی باءک ہوا کی رفتار سے اپنے پاس آتی ہوئ دیکھی ۔۔اور سب کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سے آئ تھی۔۔

اب وہ باءک آکر اورہان کے پاس رکی تھی۔۔

اس نے اپنا ہیلمت اتارا تھا۔وہ گرڑے آنکھوں والا،سفید رنگت،کھڑی مغرور ناک، چوڑا سینہ،اونچا کڈ،گھنے سلکی بال جو کہ ماتھے پر بکھرے ہوۓ تھے۔۔

اب وہ باءک سے اترا تھا۔

مبارک ہو چیمپین عمر خان۔۔اورحان نے اسے گلے لگتے ہوۓ کہا۔۔

اورحان جانی شکریہ۔۔

اور آج وہ نوی دفعہ چیمپین ٹرافی اپنے نام کر چکا تھا

عمر خان۔۔خان حویلی کی رونق تھی۔ولی خان کا سب سے لاڈلا اور صدی پوتا۔جو انھیں بہت عزیز تھا۔جس کی ہر ضد پوری کی جاتی تھی۔عمر خان جب اٹھارا سال کا تھا وہ اٹلی آیا تھا۔کیونکہ اسے یہی سے گریجویشن کرنی تھی اور آج اسے آٹھ۔سال بعد سا ء بر سیکیورٹی کی ڈگری مل چکی تھی۔اور آج وہ واپس پاکستان جا رہا تھا کیونکہ عرشیہ کی شادی ہونے والی تھی جو کہ وہ کسی بھی حال میں مس نہیں کر سکتا تھا کیونکہ عمر خان اسے اپنی فیفرٹ سسٹر کہتا تھا۔۔اسے یہاں آئے آٹھ سال ہو چکے تھے اور وہ آج تک پاکستان واپس نہیں گیا تھا۔

عمر اور اور حان کو دوستی کو آٹھ سال ہو چکے تھے۔

وہ دونوں بیسٹ فرینڈ بن چکے تھے۔اور حان عمر کو بیسٹ بدی کہتا تھا اور عمر اور حان کو جانو۔۔

حائے چیمپین۔۔مبارک ہو۔۔نینسی کی آواز پر عمر نے اس کی صرف دیکھا۔

وہ بلیک جینس پہنے جس پر پنک کلر کا سلیف لس ٹوپ پہنا ہوا تھا۔۔ جس کے نیچے
ہائی ہیل پہنی ہوئی تھی۔

گرین آنکھیں۔۔ کھلے بال۔۔ سفید رنگت۔۔ چہرے پر میک اپ کیے وہ
خوبصورت لڑکی کسی بھی مرد کو بہکا سکتی تھی

شکریہ۔۔ عمر کی لہجے میں بے زاریت بلکل واضع ہو رہی تھی۔۔

تم مجھ سے اس لہجے میں بات کیوں کرتے ہوں۔ تم مجھے نظرانداز کیوں کرتے ہوں
۔میں اور حان کی دوست ہوں تو تمھاری بھی دوست ہوئی نہ۔ نینسی کی آواز میں
درد واضح ہو رہا تھا

پہلی بات تو یہ مس نینسی۔ میرا لہجا ایسا ہی ہے۔ آپ کوئی آنوکھی لڑکی نہیں ہیں جن
سے میں پیار سے بات کروں میں سب سے ایسے ہی بات کرتا ہوں۔ اور آپ
اور حان کی دوست ہیں میری نہیں مجھے لڑکیوں سے دوستی کرنے میں کوئی دلچسپی
نہیں ہے اور جہاں تک بات ہے نظرانداز کرنے کی تو میں نے آپ پر کبھی توجہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں دی تھی جو میں آپ کو نظر انداز کروں گا۔۔آپ مجھ سے دور ہی رہیں اسی میں آپ کی بہتری ہے۔۔اب عمر کا لہجہ سخت ہوا تھا

ایسا کیوں کرتے ہوں۔مجھے تم سے محبت ہے۔۔ نینسی نے جواب دیا

اور مجھے کسی سے عشق ہے۔۔ عمر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

اگر تم نے مجھے نظر انداز کیا تو میں مر جاؤں گی۔۔

تو مر جاؤ۔اور ہاں وہ اونچا والا پہاڑ دیکھ رہیں ہیں نہ۔۔

عمر نے سب سے اونچے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔اس سے کود نا پکا مر جاؤں گی۔۔ تمھاری خواہش پوری ہو جائے گی۔۔

عمر بے فکری سے بولتا ہوا اپنی باءک پر بیٹھا اور ہوا کی طرح اسے اڑا لے گیا

نینسی نم آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔اس کے اندر کوئ احساس نہیں تھا۔اسے کوئ فکر نہیں تھی کوئ اسے محبت کرے یا نفرت۔کوئ اس کے

www.novelsclubb.com

لیے مرے یا جیے وہ احساس سے خالی انسان تھا۔دل نام کی اس کے پاس کوئ چیز نہیں تھی۔

اس وقت وہ دونوں اٹلی کے ایر پورٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یار نینسی پاگل ہے تیرے پیچھے۔تجھے اس سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ لڑکی آٹھ سال سے تیرے پیچھے بھاگ رہی ہے اور تو اسے دیکھتا تک نہیں ہے ۔اور حان نے عمر سے کہا

دیکھ اور حان تو اچھے سے جانتا ہے مجھے ہر لڑکی زہر لگتی ہے سوائے ایک کے۔وہ میرے پیچھے بھاگے یا نہیں بھاگیں مجھے کوئ فرق نہیں پڑتا۔مجھے نفرت ہے ایسی لڑکیوں سے جو بار بار میرے قریب آتی ہیں۔اور اس کے پیچھے ایک اور بڑی وجہ ہے جو تو اچھے سے جانتا ہے۔۔عمر نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

مجھے اچھے سے پتا ہے۔لیکن یار تو نو سال کا تھا جب تو اس سے آخری دفعہ ملا تھا اور اب تو چوبیس کا ہے۔

اور تو اس کے پیچھے پاگل ہے۔اگر اسے کوئی اور پسند ہوا تو ویسے بھی اب وہ بیس سال کی ہو گئی ہو گی۔

وہ میری محبت نہیں ہے جسے میں قربان کر دوں گا۔وہ میرا عشق ہے اسے میں ہر قیمت پر اپنا بناؤں گا۔اگر اسے کوئی پسند ہوا تو اسے بھولنا ہو گا اسے۔اس لڑکی پر صرف عمر خان کا حق ہے۔عمر کی آنکھوں میں ایک جنونی پن تھا

اچھا یہ بتا وہاں جا کر مجھے بھول تو نہیں جائے گا نہ۔

اور حان نے منہ بناتے ہوئے سوال کیا

تو بھولنے والی چیز ہے کیا۔عمر نے اس کے گلے میں اپنا بازو ڈالا تھا

یار عمر نہیں جانا میں اکیلا ہو جاؤ گا۔۔اور حان نے افسردگی سے کہا

ارے میری جان میں آ ؤ نگا نہ تجھ سے ملنے تو کیوں ٹینشن لیتا ہے۔۔اور اگر تو اکیلا فیل کرے تو کلب چلے جانا۔۔عمر نے آنکھ مارتے کوئے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تیری کمی پوری نہیں کر سکتیں۔۔اور حان کے چہرے پر دکھ بھرے لہجے میں کہا

ارے جانو میں آجاؤ گا یار۔تو کیوں سیڈ ہو رہا ہے۔جب یاد آئے تو کال کر لینا۔اور اگر میری بہن کی شادی نہ ہوتی نہ تو میں پکا نہیں جاتا۔۔اور حان نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا

اچھا۔۔اور حان نے جواب دیا

یار اتنا سیڈ کوئی اپنی محبوبہ کے جانے پر بھی نہیں ہوتا۔اگر تو مجھے ایسے الوداع کرے گا تو میں نہیں جاؤ گا اور اگر میں نہیں گیا تو میری سسٹر کال کرے گی۔پھر تو جواب دینا۔۔

ارے نہیں بھائی تو جا تیری اس بہن کے ساتھ میں دماغ نہیں کھا سکتا۔۔اتنا بولتی ہے وہ۔۔اور حان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

اور حان کے اس انداز پر عمر نے قہقہ لگایا۔۔

www.novelsclubb.com

چل خدا حافظ اپنا خیال رکھنا پاکستان پہنچ کر کال کرنا اور گڑیا کو میری طرف سے مبارکباد دینا۔۔اور حان نے عمر سے گلے لگتے ہوئے کہا

اچھا۔۔خدا حافظ ۔۔تو بھی اپنا خیال رکھنا۔۔کیونکہ ایک ہی نمونہ ہے میرے پاس ۔۔عمر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

اور حان بھی عمر کی اس بات پر مسکرا دیا۔

اب وہ جا چکا تھا۔۔

****

اسلام و علیکم داجی۔۔احان شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور پہلے داجی کے دونوں ہاتھوں کو چوما اور پھر آنکھوں سے لگایا

وعلیکم السلام میرے شیر۔۔کہاں جا رہے ہوں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ براؤن کلر کی شلوار کمیز میں مبلوز جس کے اوپر کریم کلر کی شال پہنی ہوئی تھی

۔بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے۔آج وہ انتہائی خوبصورت لگ رہا تھا

داجی شہر جارہاہوں۔ کمپنی میں۔۔احان نے جواب دیا

ارے نوجوان تمھاری شادی کو ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور تم لاہور جارہے ہوں۔

داجی آپ کو پتا تو ہے۔میں ہفتے میں ایک دفعہ کمپنی ضرور جاتا ہوں ورنہ مجھے تسلی نہیں ہوتی اور آج دس دن ہوگئے ہیں تو میرا جانا لازمی ہے۔۔

اچھا جاؤ لیکن شادی سے تین دن پہلے لوٹ آنا ساتھ کون جارہا ہے۔۔داجی نے احان کی بات سمجھتے ہوئے کہا

ساتھ میں براق شاہ جارہا ہے کیونکہ اسے بھی ہسپتال کا کچھ کام ہے..احان نے ادب سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

اچھا..

چلیں میں چلتا ہوں اجازت دیں۔۔

خدا حافظ۔ خیریت سے جاؤ داجی نے احان کو گلے لگاتے ہوئے کہا

احان شاہ۔۔ یہ بات سچ ہے کہ وہ گاؤں کا سردار تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک کامیاب بزنس مین بھی تھا. احان شاہ کو ایک دنیا مانتی تھی سب اسے بہت پسند کرتے تھے۔ احان شاہ کو بزنس کی دنیا کا بادشاہ کہا جاتا تھا۔

احان شاہ صرف نام نہیں تھا بلکہ ایک سحر تھا۔ لڑکیاں احان شاہ کی ایک نظر کو ترستی تھی۔ لیکن وہ مغرور پٹھان بادشاہ کسی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا۔

دنیا کے ٹوپ انڈسٹریوں میں آتی تھی شاہ انڈسٹری۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احان شاہ نے اپنا بزنس لاہور میں شروع کیا تھا۔ لیکن شاہ نواز صاحب کی طبیعت اکثر خراب رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے انھیں سرداری چھوڑنی پڑی اور احان کو اپنے گاؤں کا جب کے عالہان شاہ کو برابر والے گاؤں کا سردار بنانا پڑا۔ کیونکہ براق شاہ کینڈا میں تھا۔ اور مراد شاہ پڑھائی کے سلسلے میں اٹلی گیا ہوا تھا۔۔ اسی لیے احان شاہ ہفتے کے پانچ دن پشاور اور دو دن لاہور میں رہتا تھا

************'*************************

ملک صاحب آپ کے بیٹے زبیر ملک نے اس گاؤں کی لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی اب آپ بتائیں اسے کیا سزا ملنی چاھیے۔۔ وہاں پر بیٹھے ایک بزرگ سردار نے سوال کیا

یہ مناظر ایک پنچایت کا ہے۔ جہاں تمام بڑے بڑے سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ایک کرسی پر عالہان شاہ اور اس کی ساتھ والی کرسی پر براق شاہ جبکہ ان کے سامنے

والی کرسی پر ملک صاحب اور ان کے دائیں جانب زبیر ملک ان کا چھوٹا بیٹا اور بائیں جانب شاہزیب ملک ان کا بڑا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔۔

دیکھے سردار میرے بھائی نے زیادتی نہیں کی ہے۔شہازیب نے ان کی بات درست کرنی چاہی

ایک لڑکی کی چادر ہی اس کا سب کچھ ہوتا ہے اور تمھارے بھائ نے اس کی چادر کھینچی تھی۔اور اسے اس چیز کی سزا ملے گی۔۔عالہان کی سرد آواز گونجی تھی

لیکن۔۔

ابھی شہازیب ملک کچھ کہتا اس سے پہلے ہی عالہان کی آواز ایک دفعہ دوبارہ بلند ہوئ۔۔

زبیر ملک کے سیدھے ہاتھ کی پانچویں انگلیاں کاٹ دی جائے جن انگلیوں سے اس نے اس لڑکی کی چادر کھینچی تھی۔

لیکن یہ کوئی اصول نہیں ہے تم ایسا نہیں کر سکتے عالہان شاہ۔۔شہازیب ملک نے غصے سے اٹھے ہوئے کہا

یہ گاؤں میرا ہے۔یہ لوگ بھی میرے ہیں اور یہاں کے اصول بھی میرے ہیں ۔۔۔عالہان شاہ کی سرد آواز بلند ہوئی تھی

لیکن یہ کوئی عام انسان نہیں ہے یہ زبیر ملک ہے تم اسے ایسی سزا ہر گز نہیں دے سکتے۔۔شہازیب نے کہا

ملک ہو یا ملک کا باپ ہو مجھے فوق نہیں پڑتا جو سزا عام انسانوں کے لیے ہے وہی سزا ملک کے لیے بھی ہے اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور امید کرتا ہوں اس فیصلے سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔اور ہاں اگر کل مجھے زبیر ملک کی انگلیاں سلامت نظر آئیں تو عالہان شاہ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔اس کی پانچویں انگلیاں کٹ جانی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی بھی مرد اس گاؤں کی کسی بھی عورت کی طرف دیکھنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے۔۔عالہان شاہ اپنا فیصلہ سنانے کے بعد جا چکا تھا

اب براق شاہ بھی اپنی کمیز سیٹ کرتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا تھا اس سے پہلے وہ جاتا

شہازیب ملک اس کے راستے میں آیا

تمھارے لالا نے اچھا نہیں کیا۔اس کی بہت بڑی قیمت چکانی ہو گی اسے۔۔

شہازیب نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا

میرے لالا نے کچھ برا بھی نہیں کیا اور میرے خیال سے ایسے لوگوں کا ایسا ہی انجام

ہونا چاہیے۔۔ براق شاہ نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

یاد رکھو اسکا بدلا تم لوگ اپنے گھر سے چھو کاؤ گے۔

شہازیب ملک مسکراتا ہوا بولا

لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا سامنے کھڑی ہستی کوئ عام انسان نہیں تھا۔۔وہ جسے ڈرا رہا

تھا وہ کوئ عام انسان نہیں تھا جو ڈر جاتا وہ براق شاہ تھا۔مغرور اور ضدی تھا

پتھر کا جواب اسے اینٹ سے دینا بہت اچھے طریقے سے آتا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شہازیب ملک اپنی زبان کو سمبھال کر چلاؤ ایسا نہ ہوں کہ اس سے محروم ہو جاؤ ۔۔اور جہاں تک بات ہے میرے گھر کی تو مجھے میری گھر کی عزتوں کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے اور ان پر پڑھنے والی ہر گندی نظر کو نوچنا بھی بہت اچھے سے آتا ہے۔اگر تم نے ایسا کچھ بھی کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھو شہازیب ملک میں اپنے لالا کی طرح فیصلہ نہیں سناتا سیدھا انجام تک پہنچاتا ہوں اور ہاں مجھ سے دور رہو ورنہ تمھارے بھائی کی انگلیاں کٹ رہی ہیں ایسا نہ ہوں اگلے دفعہ تمھارا سر ہو ۔۔براق شاہ دل کو اندر تک جلانے والی مسکراہٹ دیتا ہوئے وہاں سے چلا گیا اور شہازیب اپنی مٹھیاں بھینچا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

****

اسلام و علیکم بھائ کیسے ہو۔۔ولی خان نے حویلی میں داخل ہوتے ہی سلام کیا

ارے وعلیکم السلام۔۔آغا خان نے مسکرا کر انھیں گلے سے لگایا تھا کیونکہ وہ آج پورے ستر اسال بعد مل رہے تھے

کیسی ہیں بھابی آپ۔۔اب ولی خان نے رقصار بیگم سے سوال کیا تھا۔۔

ارے ماشاءاللہ کتنے بڑے ہو گ ۓ ہیں ہمارے پوتے پوتیاں۔

رقصار بیگم نے سب سے ملنے کے بعد اب سب بچوں سے مل رہی تھی

سب سے پہلے زید خان نے انھیں گلے لگایا تھا اور پھر ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے تھے

اس کے بعد انھوں نے عرشیہ اور حفصہ کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔ان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں

اس کے بعد انھوں نے مریم کو گلے سے لگایا تھا۔ان کی آنکھوں سے آنسو گرا تھا ۔کیونکہ مریم خان ان کی سب سے چھوٹی پوتی تھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب اسماعیل خان ان کے گلے لگا تھا اور ان کا ہاتھ چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا تھا

حمزہ اور مراد خان کہاں ہے۔۔رقصار بیگم نے سوال کیا تھا

بی اماں وہ مراد خان باہر ملک گیا ہوا ہے آجائے گا آج اور حمزہ خان کسی کام سے کہی گیا ہوا ہے وہ بھی آجائے گا۔زید خان نے بہت ادب سے جواب دیا

یہ لڑکی کون ہے۔۔بی اماں کی نظر جب اسماعیل کے ساتھ کھڑی فرتاشیہ پر پڑی تو انھوں نے سوال کیا۔

فرتاشیہ اسماعیل کے پیچھے ہوئی تھی کیونکہ اسے ڈر لگ رہا تھا۔اس کی جب سے شادی ہوئی تھی وہ اپنے کمرے سے باہر بہت کم نکلتی تھی۔کیونکہ اسے ڈر لگتا تھا

۔۔

بی اماں یہ فرتاشیہ ہیں۔ہماری بھابی اور اسماعیل کی بیوی۔۔زید خان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ارے ماشاءاللہ ہمارے پوتے کی بیوی تو بہت خوبصورت ہے ادھر کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ میرے پاس بیٹا۔۔بی جان نے پیار بھرے لہجے میں کہا وہ ان کے نکاح کے بارے میں سب جانتی تھی

فرتاشیہ بی اماں کے گلے لگی تھی۔اس کا دل چاہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے کیونکہ وہ ایک دن بھی اپنے گھر والوں کے بغیر نہیں رہتی تھی۔۔ لیکن آج پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ان سے بات کیے بغیر انھیں دیکھے بغیر۔۔

ارے میری بچی ہم بھی ہیں۔۔آغا خان نے فرتاشیہ کو بی اماں کے پاس ہی کھڑے دیکھا تو فوراً بول پڑے

اب وہ آغا خان کے پاس گئی تھی اور ان کے ہاتھ پہلے چومے پھر آنکھوں سے لگائے تھے۔۔آغا خان نے بھی فرتاشیہ کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا تھا۔۔

ارے ہماری گڑیا نظر نہیں آرہی۔۔شاءستہ بیگم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوال کیا

www.novelsclubb.com

ہاں وہ اپنے کمرے میں ہے ابھی یونیورسٹی سے آئی تھی تو سو گئی ہو گی۔ صبر میں اسے بلوا دیتی ہوں۔۔بی اماں نے جواب دیا

ارے امی رہنے دیں سونے دیں ٹھک جاتی ہو گی۔ ہم بعد میں مل لیں گے

ابھی وہ سب بات کر ہی رہے تھے کہ حویلی میں ایک آواز گونجی

اسلام و علیکم لیڈیز اینڈ جینٹل مینس۔۔ عمر نے حویلی میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا

وہاں بیٹھے ہر شخص کے چہرے پر ایک الگ سی خوشی آئی تھی کیونکہ وہ آج پورے آٹھ سال بعد گھر واپس آیا تھا۔۔

دادا جان۔۔ وہ واحد تھا جو ولی خان کو داجی نہیں بلکہ دادا جان کہتا تھا اب وہ ان سے گلے ملا تھا

اب وہ آغا خان اور رقصار بیگم سے گلے ملا تھا اس کے بعد وہ اپنے باپ اور چاچوں سے ملا تھا۔۔

اس کے بعد وہ اپنی امی اور چاچیوں سے ملا تھا۔۔

ارے میرے ہینڈسم لالا کیسے ہیں آپ۔۔وہ اب زید خان سے مل رہا تھا۔

میں تو ٹھیک ہو تم یہ بتاؤ یہ عید کا چاند کیسا ہے۔۔زید خان نے مسکراتے ہوئے کہا

میں بہت خوبصورت ہو۔عمر نے اب بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔

اس کی اس حرکت پر سب کا قہقہہ گونجا تھا

www.novelsclubb.com

ارے میرے بیسٹ بدی تم کیسے ہوں۔۔اب عمر اسماعیل سے گلے مل رہا تھا

عمر خان اور اسماعیل خان دونوں بہت اچھے کزن اور دوست بھی تھے۔

کافی خوبصورت ہو گئے ہو تم تو یار۔۔عمر نے حیرانی سے کہا

ہاں لیکن تم سے کم۔۔۔اسماعیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

ہاں یہ بات تو تم نے صحیح کی ہے۔۔ عمر نے ایک ادا سے کہا

اس کی اس حرکت پر دوبارہ سب کا قہقہہ گونجا

یہ کون ہے۔ عمر کی نظر فرتاشیہ پر پڑی تو اس نے سوال کیا

یہ آپ کی بھابھی یعنی میری بیوی ہیں۔۔اسماعیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

بھئی واہ میری بھابھی تو ماشاءاللہ سے بہت پیاری ہیں۔۔

اسلام وعلیکم کیسی ہیں آپ۔۔ عمر نے پیار سے سوال کیا

و۔وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں۔۔ فرتاشیہ نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ارے ڈریں نہیں میں اسی گھر کا فرد ہوں۔۔ حمزہ کا بھائی، اسماعیل کا کزن اور ہاں

سب سے ضروری آپ کا سب سے خوبصورت دیور۔۔

عمر کی اس بات پر سب ہنسے تھے۔۔ فرتاشیہ بھی مسکرادی تھی۔۔

اوہو میں تو ان بندریوں سے ملنا ہی بھول ہی گیا۔۔ عمر عرشیہ اور حفسہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

اب وہ ان دونوں سے ملا تھا۔۔۔

بندر کیسے کہاہاں۔۔ فرتاشیہ نے عمر کا کان پکڑتے ہوئے پوچھا

ارے تم تو میری گڑیا ہوں تمھیں تو نہیں کہا۔ یار کان چھوڑ دو تمھارے ناخن چھب رہے ہیں۔۔ عمر نے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے لہجے میں کہا

چلو معاف کیا۔۔ عرشیہ نے بھی احسان کرنے والے انداز میں جواب دیا

www.novelsclubb.com

کیسی ہو تم چوہیا. عمر نے مریم سے مسکراتے ہوئے سوال کیا

ٹھیک ہوں بندر.. مرہم نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا

آسلام و علیکم وہ سب باتیں کر رہے تھے جب فلزا کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے سوائے ایک انسان کے

وہ بلیک سلوار کمیز میں مبلوس جس کی اوپر گولڈن دوپٹہ تھا جو فلزا نے بہت ہی سلیقے سے سر پر کیا ہوا تھا

ارے وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹی۔ولی خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا

سب نے فلزا کے سلام کا جواب دیا تھا

شاءستہ بیگم فوراً فلزا کے پاس آئی تھی اور اسے گلے لگایا تھا

کتنی بڑی ہو گئی ہے ہماری گڑیا ماشاءاللہ سے۔۔شاءستہ بیگم نے نم آنکھوں سے کہا

فلزا. فلزا خان نام ہے میرا مجھے گڑیا کہنے کا حق صرف میری نانو اور نانا کو ہے کسی غیر کو نہیں۔۔ فلزا نے سرد لہجے میں کہا

آج شاءستہ بیگم پورے ستر اسالوں بعد اپنے بھائی کی ایک لوٹی نشانی سے مل رہی تھی۔۔ فلزا کے لہجے میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر ان کا دل کٹ گیا تھا

www.novelsclubb.com

وہاں بیٹھا ہر شخص اس کے لہجے میں اپنے لیے نفرت دیکھ چکا تھا

گڑیا کہاں جا رہی ہوں یہاں بیٹھو نہ۔۔بی اماں نے اسے پیار سے بلایا

نہیں نانو مجھے پڑھائی کرنی ہے میرے پیپرز چل رہیں ہیں۔۔فلزا نے پیار سے جواب دیا

اب وہ جا چکی تھی۔۔لیکن دور تک کسی کی نظروں نے اس کا پیچھا کیا تھا

****

آج وہ پورے چھ سالوں بعد گھر واپس جا رہا تھا۔اس کی کار شاہ حویلی کے باہر رکی تھی اب وہ کار سے نیچے اترا تھا۔اور آنکھوں پر پہنی بلیک گلاسز اتاری تھی

بلیک کلر کی شلوار کمیز میں ملبوس۔جس کی کف کہنیوں سے تھوڑی نیچے تک فولڈ تھی۔وہ ہیزل آنکھوں والا،چاند جیسا چمکتا چہرا،چوڑا سینا،کھڑی مغرور ناک

،وجاہت سے بھرپور، ہلکی ڈارھی وہ پچیس سالا مرد سنجیدگی سے بھرپور خوبصورتی کا مجسمہ تھا۔

اب وہ حویلی کے اندر داخل ہوا تھا

اسلام وعلیکم مراد بابا۔۔

وعلیکم السلام مظفر لالا (احان کا ڈرائیور)۔۔ مراد نے ان سے گلے ملنے کے بعد بہت پیار سے جواب دیا

کہاں ہے سب۔۔۔ مراد نے سوال کیا

جی مراد بابا سب حویلی میں ہیں۔۔ مظفر نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

****

حوریہ شاہ جلدی کروں مجھے دیر ہو رہی ہے میں نے تمھیں آفس چھوڑ کر کہی جانا ہے۔۔

براق پچھلے آدھے گھنٹے سے حوریہ کو آوازیں دے رہا تھا۔ کیونکہ اسے ہسپتال کے کام سے لاہور جانا تھا احان کے ساتھ..

اسلام و علیکم براق شاہ۔۔ براق جو اپنے مباءل پر مصروف تھا مراد کی آواز پر فوراً پیچھے مڑا اور جلدی سے مراد کے گلے لگا

وعلیکم السلام براق کی جان کیسا ہے تو۔۔ براق نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ابھی تک تو مجھے تھکان ہو رہی تھی کیونکہ اتنا لمبہ سفر کر کے آیا ہوں۔۔ لیکن اب مجھے سکون مل گیا ہے کیونکہ آج میں نے پورے پانچ سال بعد اپنے جگر کو دیکھا ہے نہ۔۔ مراد مسکراتے ہوئے بولا

مراد براق سے ایک سال چھوٹا تھا۔دونوں نے اسکول اور کالج ایک ساتھ ہی پڑھا تھا لیکن پانچ سال پہلے مراد اپنی بیرسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اٹلی چلا گیا تھا اور آج وہ لوٹا تھا۔۔دونوں بچپن سے ہی ساتھ تھے خاندان میں ان کی دوستی کی مثالیں دیں جاتی تھی۔۔براق کو جتنا عزیز احان اور عالہان شاہ تھے۔اتنا ہی عزیز مراد شاہ تھا یہ خان حویلی کا رواج تھا کہ وہ اپنے بڑے بھائی اور کزن کو لالا کہتے تھے لیکن یہ مراد شاہ تھا اس کے اپنے ہی اصول تھے۔مراد صرف اپنے بڑے بھائی احان شاہ اور کزن عالہان شاہ کو لالا کہتا تھا۔لیکن براق شاہ کو وہ یار یا جگر کہہ کر پکارتا تھا۔

کہنے کو تو مراد شاہ بہت سنجیدہ تھا لیکن سب جانتے تھے وہ کتنا ضدی اور اکڑو ہے

لالا یہ لیں میں آگئی چلیں۔۔حفصہ جو اپنا اسٹولر صحیح کر رہی تھی جو کہ اس نے گلے میں مفلر کی طرح پہنا ہوا تھا۔جب اس کی نظر سامنے پڑی تو ان کے وجود میں ایک خوف کی لہر دوڑ گئی اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

www.novelsclubb.com

وہ حفصنہ شاہ تھی سب کو الٹے جواب دینے والی۔لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات کرنے والی پتہ نہیں سامنے کھڑے وجود سے کیوں اتنی خوفزدہ ہوتی تھی۔اسے دیکھتے ہی اس کے ہاتھ کانپنے لگتے تھے۔

ساری بہادری پل میں ختم ہو جاتی تھی۔

اسلام و علیکم حوریہ شاہ۔۔مراد نے سنجیدگی سے سلام کیا

و۔وعلیکم السلام۔۔حوریہ کی آواز میں کپکپاہٹ واضح ہو رہی تھی

کیا ہوا ہے حوری۔۔براق نے حوریہ کے کانپے ہاتھ دیکھے تو فوراً سوال کیا

ک۔کچھ نہیں لالا وہ میری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی اسی لیے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔آج آفس نہیں جاؤں گی یہ کہہ کر حوریہ وہاں سے بھاگ گئی تھی

یہ دیکھ کر مراد شاہ کے ہونٹوں پر ایک دل کش مسکراہٹ آئی تھی

اسے کیا ہوا ہے عجیب۔۔براق نے حیرانگی سے کہا

www.novelsclubb.com

چل میں چلتا ہوں مجھے جانا ہے. اللہ حافظ۔

خدا حافظ اپنا خیال رکھنا۔۔ مراد نے بھی اسے الوداع کرتے ہوئے کہا

اب براق جا چکا تھا۔۔اور مراد بھی دا جی سے ملنے ان کے کمرے میں چلا گیا تھا

****

آج کتنا اچھا لگ رہا ہے اتنے دنوں بعد سب ایک ساتھ کھانا کھا رہیں ہیں۔

آغا خان نے مسکراتے ہوئے کہا

جی بھائی یہ بات تو آپ نے صحیح کی ہے۔اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک مہینہ یہی رہیں گیں۔۔ ولی خان نے بھی پیار بھرے لہجے میں کہا

گڑیا کیسے ہو رہیں آپ کے پیپرز۔۔ ولی خان نے پیار بھرے لہجے میں سوال کیا

فلزا شہر یار خان ہے ہمارا اگر یا نہیں ۔۔اور بہت اچھے جا رہیں ہیں ۔۔ فلزا نے ایک دفعہ دوبارہ اپنی نفرت واضع کی

اچھا تو مس فلزا کب ختم ہو نگیں آپ کے پیپرز ۔۔ عمر کے لہجے میں پیار اور شوخی دونوں تھی

فلزا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا ۔۔ کل آخری پیپر ہے ہمارا

فلزا نے ادب سے جواب دیا

تو نانو کل رات سے ڈھولکی رکھتے ہیں ویسے بھی دو دن میں شادی ہے ۔۔ عمر نے پیار سے کہا

نانو نہیں ہے وہ بی اماں کہو انھیں ۔۔ فلزا کے لہجے میں جلن واضع تھی

بی اماں ہوں گی آپ کی ہماری تو نانو ہی ہیں ۔ ہم تو انھیں نانو ہی بلائیں گے ۔۔ آپ کو کوئی مسئلہ ہے ۔۔ عمر نے فلزا کو تنگ کرتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

پہلی بات وہ نانو صرف ہماری ہے۔آپ سب کی بی جان ہیں۔اسی لیے آپ انھیں نانو نہیں بلا سکتے۔۔

اگر وہ عمر خان تھا تو وہ بھی فلزا خان کی۔ایک آگ تھا تو دوسرا پانی تھا۔جواب دینے میں لڑائی کرنے میں دونوں ہی ماہر تھے۔

وہاں بیٹھے سب لوگ ان دونوں کی ان بچکانہ حرکتوں پر مسکرا رہے تھے۔کیونکہ آج یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔وہ دونوں بچپن سے ہی ایسے تھے۔پورا دن لڑائی کرتے تھے ایک دوسرے سے لیکن ایک دوسرے کے مشکل وقت میں ایک دوسرے کے لیے سب سے پہلے کھڑے ہوتے تھے۔خاندان میں آج تک کوئی بھی یہ سمجھ نہیں سکا تھا کہ وہ دونوں دشمن ہیں یہ دوست۔۔ لیکن اب حالات مختلف تھے۔۔

نانو میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔ فلزا کھانے کی میز سے اٹھی تھی

بیٹا کچھ وقت ہمیں بھی دے دو۔۔زید خان نے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں۔ہمارا پیپر ہے کل اور ہم اپنی پڑھائی پر کسی کے لیے بھی کمپرومائز نہیں کر سکتے ۔فلزا سرد لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔

****

احان شاہ, براق شاہ اور مظفر لالا (شاہ حویلی کا سب سے وفادار اور پرانا ملازم) اس وقت ایک کاڑ میں موجود تھے..

مظفر لالا نے کاڑ لاہور کے ایک مزار کے سامنے روکی.

کیا ہوا ہے لالا..احان نے سوال کیا

وہ صاحبِ ہمیں ایک منت مانگی ہے کیا ہم مانگ لیں مظفر لالا نے احان شاہ سے اجازت چاہی

ارے لالا کوئی مسئلہ نہیں ہے. آپ جائیں اور سکون سے منت مانگیں. ہم یہی ہیں.

احان نے بہت پیار سے جواب دیا

www.novelsclubb.com

آپ بھی آ جائیں اندر ہمارے ساتھ. مظفر لالا نے التجا کی

اچھا آپ کہتے ہیں تو آ جاتے ہیں. چلو براق. احان نے کار سے اترتے ہوئے کہا

لالا آپ جائیں نہ میرا دل نہیں ہے. براق نے جواب دیا

براق..

اچھا لالا آرہا ہوں. براق بھی کار سے اترا تھا.

اب وہ تینوں مزار کے اندر گئے تھے.

مظفر لالا اور احان شاہ اندر دعا مانگنے چلے گئے تھے جب کہ براق شاہ مزار کے حال میں کھڑا ہوا تھا.

****

کیا باتیں کر رہیں ہیں بی جان اور اسماعیل لالا و حوبا بھی یہاں ہیں.. عمر خان صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ارے شہزادے تمھاری ہی کمی تھی ہم بس شادی کی باتیں کر رہے تھے.. بی جان نے پیار سے جواب دیا

کس کی شادی کی باتیں چل رہی تھیں.. عمر نے ابرو اچکائے تھے

وہ ہم سوچ رہے تھے کہ زید لالا کی بھی شادی کر دیں بس ایک دفعہ عرشیہ کی شادی خیر اور عافیت سے ہو جائے.. فرتاشیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

خیر کو تو چھوڑیں اب عافیت سے بھی ہو جائے تو کافی ہے.. عمر نے سامنے حویلی کے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا

کیا ہوا ہے ایسے کیوں بول رہے ہوں.. اسماعیل نے حیرت سے سوال کیا

لالا سامنے دیکھیں دروازے پر کون آرہے ہیں. آنکی, پنکی اور پونکی.. عمر نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا

اسماعیل نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں سبینہ خالہ اور ان کی دو بیٹیاں حویلی کے اندر آرہیں تھیں.

سبینہ خالہ جو کہ بی جان کی دوڑ کی رشتہ دار تھی جنہیں سب سبینہ خالہ کہتے تھے. ان کی دو بیٹیاں تھی. عائشہ اور جنت. ان کے والد کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیٔ تھا. جس کے بعد وہ ترکی چلی گئیں تھیں. اور آج واپس آئیں تھیں..

عمر ایسا نہیں بولتے خالہ ہے تمھاری.. اسماعیل نے عمر کو سمجھاتے ہوئے کہا

جہاں تک مجھے پتا ہے میرے ابو کی تو کویٔ بہن نہیں ہے.. عمر نے معصومیت سے کہا

اسماعیل نے عمر کی اس بات پر نفی میں سر ہلایا. ایسے جیسے اس لڑکے کا کچھ نہیں ہو سکتا..

****

اب مظفر لالا اور احان شاہ واپس آ چکے تھے.

براق شاہ تم بھی کوئی منت مانگ لو.. احان شاہ نے سنجیدگی سے کہا

نہیں لالا آپ اچھے سے جانتے ہیں اگر مجھے کچھ چاہیئے ہوتا ہے تو میں خود حاصل کر لیتا ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے.. براق نے سنجیدگی سے جواب دیا

بچے جو جھکتا نہیں ہے وہ بکھر جاتا ہے.. وہاں کھڑے ایک بزرگ نے براق کی طرف مسکراتے ہوئے کہا اور کہنے کے بعد وہ وہاں سے چلا گیا

براق نے ایک نظر اس بزرگ کو دیکھا. جو اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

اب وہ وہاں سے جا چکے تھے

****

اس وقت خان فیملی کے سب لوگ حویلی کے ہال میں موجود تھے.. آغا خان اور داچی کسی ضروری کام سے گئے ہوئے تھے..

بی جان ہمیں تو آپ کی اتنی یاد آتی تھی کہ مت پوچھیں... سبینہ بیگم اپنی آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں

او کے نہیں پوچھتے.. عمر نے سنجیدگی سے کہا

عمر کی اس بات پر جہاں سبینہ خالہ نے اسے گھورا تھا وہی وہاں بیٹھے سب لوگوں نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی..

ارے بی جان آپ کو پتا ہے مومی کو تو آپکی یاد میں بخار ہو گیا تھا.. عائشہ نے ایک ادا سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر تو چار پانچ ڈریپز بھی لگی ہو نگی.. عمر نے معصومیت سے کہا

وہاں بیٹھے سب لوگ چہرا نیچے کیے ہنس رہے تھے..

یس یس یو آر ڑاءت عمر..اب کی بار جنت نے جواب دیا تھا

****

رات کے ایک بج رہے تھے۔جب حوریہ کی آنکھ کھلی۔

حوریہ کا گلہ سوکھ رہا تھا۔اسے پیاس لگی ہوئ تھی۔

لیکن جب اس نے ٹیبل پر جگ دیکھا تو وہ خالی تھا۔۔

اب وہ پانی لینے کچن میں آئ تھی۔

ابھی حوریہ نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی ہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ اسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔اور وہ خوشبو تو حوریہ شاہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ کس کی ہے۔۔

اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہوں۔مراد کا لہجہ نورمل تھا

و۔وہ پ۔پانی پینے آئے تھے۔۔حوریہ کو اپنی اندر سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

اچھا۔میرے سر میں درد ہو رہا ہے ایک کپ چائے بنا کر دو۔مراد ٹیبل پر بیٹھا ہوا بولا

ہ۔ہم حوریہ نے اپنی صرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

نہیں تمھارے پیچھے جو جن ہے اسے بولا ہے۔۔

ک۔کیا حوریہ نے اپنے پیچھے دیکھا۔ایک سیکنڈ کے لیے اسے لگا کہ واقعی اس کے پیچھے کوئی ہے۔۔لیکن پھر سمجھ آتے ہی چائے بنانی لگ گئی۔

دو کپ بنانا اپنے لیے بھی۔۔ مراد نے سرد لہجے میں کہا

ل۔ لیکن میرا دل نہیں ہے چائے پینے کہا۔۔ حوریہ نے ڈرتے ہوئے کہا

میں نے پوچھا نہیں ہے تم سے تمھارا دل ہے یا نہیں اپنے لیے بھی بناؤ۔۔ مراد نے آڑدر دینے والے انداز میں کہا

مراد مسلسل حوریہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن حوریہ چائے بنانے میں مصروف تھی۔

یہ لیں حوریہ نے چائے کا ایک کپ مراد کی طرف بڑھایا

مراد حوریہ کے ہاتھ کی کپکپاہٹ دیکھ چکا تھا۔

مراد نے چائے کا کپ لے لیا تھا۔

تم بھی میرے ساتھ بیٹھ کر چائے پیو میں اکیلا چائے نہیں پیتا۔ مراد نے سخت لہجے میں کہا

اب حوریہ بلکل مراد کے سامنے بیٹھ چکی تھی۔

حوریہ نظریں جھکائے چائے پی رہی تھی جب مراد نے سوال کیا کیسا چل رہا ہے تمہارا آفس۔

ج۔جی بہت اچھا۔۔حوریہ نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا

ایک بات بتاؤ۔مراد کا لہجہ اب نرم تھا

ج۔جی۔حوریہ نے جواب دیا

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔۔لہجے میں نرمی تھی

کیوں کہ آپ غصہ کرتے ہیں۔حوریہ منہ میں بڑبڑائی تھی

لیکن سامنے بیٹھا شخص سن چکا تھا۔

جواب دو۔مراد نے سوال کیا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو

ہمیں نہیں پتا۔حوریہ نے منہ پھولاتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

حوریہ کی اس حرکت پر مراد گہرا مسکرایا تھا جس کی وجہ سے اس کے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔

جب پتا چلے تو مجھے ضرور بتانا مجھے انتظار رہے گا جواب کا۔۔ مراد یہ کہتا ہوا اٹھا تھا اب مراد جانے کے لیے موڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی تھی اور وہ واپس پلٹا۔ جہاں حوریہ چائے کے کپ اٹھا رہی تھی۔ مراد نے ایک پیار بھری چمی حوریہ کے نرم گالوں پر دی اور وہاں سے چلا گیا۔ جب کے مراد کی اس حرکت پر حوریہ ساخت سی وہی کھڑی رہی۔

جب مراد شاہ سولہ سال کا تھا تب ہی داجی نے اس کا نکاح حوریہ کے ساتھ کروا دیا تھا۔۔

****

عمر اس وقت اپنے روم کی بالکنی میں کھڑا ہوا تھا۔

اب اس نے اپنے جیب سے موبائل نکالا تھا۔اب عمر نے کال لسٹ میں سے ایک نمبر ڈائل کیا تھا جس پر جگر لکھا ہوا تھا۔۔

اسلام و علیکم جان کیسا ہے۔۔ موباءل کی دوسری طرف سے آواز آئ تھی

وعلیکم السلام یار پتا نہیں کیسا ہوں میں مجھے خود کو نہیں معلوم۔۔ عمر نے جواب دیا

کیا ہوا ہے مجھے بتا۔۔کال کی دوسری طرف موجود شخص نے فکر مندی سے سوال کیا

یار میں اس سے ملا اس کے دل میں بہت نفرت میرے لیے بہت اجنبیت تھی اس کی آنکھوں میں میرے لیے وہ مجھے غلط سمجھتی ہے۔۔کال پر موجود شخص عمر کا درد محسوس کر چکا تھا

وہ تجھ سے نفرت اسی لیے کرتی ہے کیونکہ اسے سچ کا نہیں پتا۔ تو اسے حقیقت بتا دے وہ صحیح ہو جائے گی۔

کال پر موجود شخص نے عمر کو سمجھاتے ہوئے کہا

یار مجھے ڈر لگتا ہے اگر اسے کوئی اور پسند ہوا تو۔ عمر کی آواز میں ڈر واضح ہو رہا تھا۔

جگر تجھے وہ پسند ہے نہ تو اسے بات کر اور اگر تجھے لگ رہا ہے کہ اسے کوئی پسند ہے تو تو اسے پوچھ لے۔ کال پر موجود انسان نے جواب دیا

یار اگر اس نے کہا کہ اسے کوئی اور پسند ہے تو میری دنیا ختم ہو جائے گی۔۔

تو عمر ٹینشن نہ لے میں ہو نہ۔۔ اسے اگر کوئی پسند ہوا نہ تو اسے اٹھا لیں گیں اور پھر مل کر اسے اتنا ماریں گے نہ کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔ اسے بھی پتہ چلنا چاہیے نہ میرے دوست کو اداس کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔

کال پر موجود شخص کی اس بات پر عمر مسکرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ کال پر موجود شخص کوئی عام انسان نہیں تھا جتنی محبت عمر اسے کرتا تھا۔اس سے کئی زیادہ وہ شخص اس سے کرتا تھا۔ عمر جانتا تھا کہ وہ صرف کہہ نہیں رہا تھا وہ ایسا کرنے کی ہمت بھی رکھتا تھا۔ عمر کو دنیا میں صرف دو دوست ہی جان سے عزیز تھے جن کے لیے عمر خان کچھ بھی کر سکتا تھا ایک تھا اور حان اور ایک کال پر موجود شخص۔۔

اب بتا کیسا ہے۔کال پر موجود شخص نے دوبارہ سوال کیا

اب ٹھیک ہو سکون ملا تجھ سے بات کر کے یار۔۔ عمر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ہم اب صحیح ہے۔۔کال پر موجود شخص نے کہا

تیری ملاقات ہوئی بھابھی سے۔ عمر نے سوال کیا۔۔

ہاں کافی حسین ملاقات تھی جلد ہی تجھے بھی ملواؤں گا اسے۔۔

اوہو ذرا خوشی تو دیکھو۔۔ عمر نے ہنستے ہوئے کہا

عمر کی اس بات پر کال کی دوسری طرف قہقے کی آواز گونجی۔۔

چل اب سو جا میں بھی سونے جا رہا ہوں۔۔ جلد ہی ملاقات ہو گی۔۔ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا اپنا خیال رکھنا کیونکہ میرے پاس ایک ہی جانور ہے

خدا حافظ۔۔

تو مل پھر بتاتا ہو جانور کیسا ہوتا ہے خدا حافظ۔۔ عمر نے دھمکی دیتے ہوئے کہا

عمر نے کال کٹ کر دی تھی۔اس نے ایک نظر آسمان کی طرف دیکھا۔اس کی نظر چاند پر پڑی۔ لیکن پھر کسی کا چہرا آنکھوں کے سامنے آیا تو عمر نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

خوبصورت ہو تم لیکن میرے چاند سے کم۔۔اب عمر مسکراتے ہوئے کمرے میں چلا گیا

*****************************'

رات کا سماع تھا خان حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔سب ملازم کاموں میں مصروف تھے کیونکہ شادی میں صرف ایک دن رہ گیا تھا۔اور آج عمر خان کے کہنے پر ڈھولکی رکھی گئی تھی کیونکہ عمر کا ماننا تھا کہ جس شادی میں ڈھولکی نہ رکھی جائے وہ شادی شادی نہیں ہوتی۔۔

سب کزنز لاؤنج میں موجود تھے۔خوشی کا سماع تھا۔۔

سب لڑکوں نے بلیک کلر کی شلوار کمیز اور اس کے اوپر کریم شال پہنی ہوئ تھی جبکہ تمام لڑکیوں نے بلیک کلر کے پاؤں تک آتی ایک خوبصورت سی فراک جس کے اوپر سلور کلر کے ڈوپتے پہنے کوئے تھے۔۔

عرشیہ خان ڈارک گرین کلر کے پاؤں تک آتا فراک جس پر گولڈن کلر کے شیشوں کا کام ہوا تھا اور ساتھ میں گولڈن کلر کا ڈوپتہ جس پر گولڈن کلر کا بہت

خوبصورت کام ہوا تھا۔ہلکہ سے میک اپ کیے بال کھلے چھوڑے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

مناظر ایسے تھے کہ خان حویلی کے لاؤنج میں سب کزنز موجود تھے۔ایک طرف عرشیہ خان اس کی ایک طرف عمر خان اور دوسری طرف حفصہ خان اور اس کے ساتھ مریم خان بیٹھی ہوئی تھی اور ان کے بلکل سامنے زید خان،اسماعیل خان، فرتاشیہ خان اور فلزا خان بیٹھے ہوئے تھے

اب یہ لوگ انتاک شیری کھیل رہے تھے دونوں ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ چل رہا تھا

جب کے خان حویلی کے سب بڑے دوسری طرف رکھے سوفوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ارے زید لالا ہار مان لیں ہار جائیں گے آپ۔۔عمر نے بہت فخر سے کہا

www.novelsclubb.com

ایسے ہی ہار جائیں گے ہمارے پاس تم لوگوں سے زیادہ اچھے لوگ ہیں۔زید نے بھی اسی کے انداز میں کہا

لالا ہمارے پاس اتنے زہین لوگ ہیں آپ کے پاس کیا ہے۔عمر نے سوال کیا

ہمارے پاس ہماری زہین لڑکیاں فلزا خان اور فرتاشیہ خان ہیں۔۔زید نے اکڑ کر کہا

چلیں اب آخری دفعہ ہے اب فلزا تم لوگوں کو الفاظ دے گی چلو فلزا بولو۔۔زید نے کہتے ہوئے فلزا کی طرف دیکھا

ت سے بتاؤ سونگ۔۔فلزا نے فوراً سوال کیا

ت سے کوئی سونگ ہی نہیں آتا۔۔عمر نے پانچ منٹ کے بعد جواب دیا

ت سے بہت سے سونگز آتے ہیں۔اب آپ کو نہیں آتے وہ الگ بات ہے۔فلزا نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا

دیکھیں بہت وقت ہو چکا ہے اب ہم کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر رہے ہیں۔۔ فرتاشیہ کی آواز آئی

وان ٹو تھری فور فایف۔۔۔ ہم جیت گئے۔۔ فلزا خوشی سے چیختے ہوئے فرتاشیہ کے گلے لگی تھی۔۔

تمھاری ایسی خوشی پر عمر خان خو کو بھی قربان کر سکتا ہے. عمر نے دل میں کہا تھا

لالا کون تھا وہ جس نے کہا تھا کہ ہم ہار جائیں گے۔۔ فلزا نے سوال تو زید سے کیا تھا لیکن دیکھ عمر کی طرف رہی تھی

او ہیلو اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایک چیلنج ہی تو جیتا ہے کون سا کشمیر آزاد کر لیا ہے۔۔ عمر نے تنزیہ انداز میں کہا

تم تو یہ چیلنج بھی نہیں جیت سکتے۔۔ اب کی بار فلزا نے عمر کو زبان دکھائی تھی

چپکلی کہی کی۔۔ عمر نے بھی جواب دیا کیونکہ وہ عمر خان ہی کیا جو جواب نہ دے

تم ہو گے۔۔بندر کہی کے۔۔فلزا خان بھی کیسے چپ رہتی تھی تو وہ بھی عمر کی ہی کزن۔۔

سب لوگ مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو لڑنے میں مصروف تھے۔عمر اور فلزا بچپن سے ہی ایسے لڑتے جھگڑتے تھے۔۔

ان سب کو ایسے دیکھ کر بی جان نے دعا کی تھی کہ ان کے پوتے اور پوتیوں کی خوشیوں کو کسی کی بھی بڑی نظر نہ لگے۔لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کون سی قیامت آنے والی ہے۔۔

****

آج وہ دن آچکا تھا جس کا سب گاؤں والوں کو بصبری سے انتظار تھا.آج احان شاہ کی مہندی تھی.گاؤں کے سردار کی مہندی تھی.شاہ اور خان حویلی میں ہر صرف حل چل مچی ہوئ تھی.حویلیوں کے سارے ملازم اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے.

****

زید خان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کر رہا تھا آسمانی کلر کا کوٹن کا سوٹ پہنے جس کے اوپر کریم کلر کی شال پہنے ہوئ تھی چہرے پر سنجید گی لیے وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ لگ رہا تھا. وہ ابھی اپنے بال سیٹ کر ہی رہا تھا کہ اچانک عمر خان کمرے میں داخل ہوا بنا نوک کیے سفید کاٹن کا سوٹ پہنے جس پر بلیک شال کی ہوئ تھی. آج. تو عمر خان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا تھا.

ویسے تو کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ بنا زید خان کی. اجازت کے اس کے کمرے میں داخل ہو. لیکن یہ عمر خان تھا کچھ بھی کر سکتا تھا. زید خان کی اگر کسی سے بنتی تھی تو وہ تھا عمر خان. وہ. سنجیدہ دکھنے والا مرد کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرنے والا صرف عمر خان سے مسکرا کر بات کرتا تھا.

واووو بگ برو آپ تو بہت خوبصورت لگ رہے ہیں ماشاءاللہ.. عمر نے صدقہ اتارنے والے انداز میں کہا

شکریہ. تم بھی بہت اچھے لگ رہے ہوں.. زید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

ویسے لالا ایک بات بتائیں.. عمر نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے سوال کیا

پوچھیں..

آپ کو کسی لڑکی سے محبت ہوئی ہے کیا آج تک. عمر نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

نہیں زید خان کو ان فضول کاموں مین کوئی دلچسبی نہیں ہے.. زید نے وچ پہنتے ہوئے جواب دیا

میں نہیں مانتا آپکی بات کو ایسا ہو ہی نہیں سکتا.

ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ زید خان کی لائف اور دل دونوں زید خان کے کنڑول میں ہیں.. زید نے شال سیٹ کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

میرے خوبصورت لالا محبت پوچھ کے نہیں ہوتی اور جب ہوتی ہے تو سارے کنٹرولز ختم ہو جاتے ہیں..اب عمر زید کے پاس آیا تھا

اچھا تمہیں بڑا پتہ ہے اس کے بارے میں ہاں میں اچھے سے جانتا ہوں.. زید نے عمر کو چھیڑتے ہوئے کہا

اوہو لالا مجھے ابھی یاد آیا مجھے کچھ کام تھا بعد میں ملاقات ہوتی ہے آپ سے.. عمر فورا وہاں سے بھاگا تھا جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو..

****

www.novelsclubb.com